مختصر تعارف

حضرت مولانا شاہ فیاض عالم ولی اللہی

نبیرہ حضرت مولانا حفیظ الدین لطیفی بانی تکیہ شریف خانقاہ رحمانپور بارسوئی، کٹیہار

منجانب ✎ :بزم اتحاد علمائے کٹیہار {واٹس ایپ گروپ}

زیر نگرانی؛ قاضی اسرار صاحب وڈاکٹر صلاح الدین قاسمی

ولادت باسعادت:

1338ھ، مطابق 8 / نومبر 1920ء میں اپنے نانیہالی گاؤں سہی پور (کھوریال) میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہی صاحب کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ابتدائی تعلیم وفراغت:

حضرت کی ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں "رحمٰن پور" میں جید عالم دین مولانا عبد الرحمن صاحب مرحوم سے حاصل کی، مزید تحصیل علم کے لیے مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ، مدرسہ حمیدیہ دربھنگہ، مدرسہ منظر اسلام بریلی اور مدرسہ علم الٰہیات کانپور کا سفر کیا اور آخر الذکر مدرسہ میں دستار فضیلت کے اعزاز سے نوازے گئے۔ واضح رہے کہ مدرسہ منظر اسلام بریلی میں نہ داخلہ لئے اور نہ وہاں قیام کئے، بس صرف وہاں جانا ہوا۔

دار العلوم دیوبند سے فراغت:

مدرسہ علم الہیات کانپور سے فراغت کے بعد مزید علوم اسلامیہ عالیہ حاصل کرنے کے لیے آپ نے عالمی شہرت یافتہ اسلامی دانشگاہ ازہر ہند دار العلوم دیوبند کا رخ کیا اور یہاں سے فراغت حاصل کی۔ دسرے مدرسوں میں تحصیل علم کے بعد دار العلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کرنے کی ایک اہم وجہ تھی کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے داداجان حضرت مولانا حفیظ الدین لطیفی رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین، صاحب نسبت بزرگ، صاحب دیوان، شاعر اور بہت بڑے مصنف تھے، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے دیوان وغیرہ کے مطالعہ کے دوران مزید لیاقت و استعداد کی

ضرورت محسوس کی اور اس طرح آپ ۱۹۴۱ءیوبند پہونچے اور داخلہ لیا، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الادب دارالعلوم دیوبند، وغیر ہم اساتذہ اکابرین دارالعلوم دیوبند سے کسب فیض کیا، اور ۱۹۴۷ء میں فضیلت کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔

دارالعلوم دیوبند میں دوران طالب علمی کی سرگرمیاں:

حضرت شاہ صاحب دارالعلوم میں زمانۂ طالب علمی میں انجمن اصلاح البیان بہار کے دیواری پرچہ "البیان" کے مدیر، جمعیۃ الطلبہ کے ناظم نشر واشاعت، مرکزی جمعیۃ الطلبہ کے نائب صدر تھے۔ نیز انجمن ترقی اردو دہلی، محمد قاسم ولی اللہ سوسائٹی اور سجاد لائبریری کے بانیان میں ہونے کا شرف بھی حضرت کو حاصل ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں تعلیم:

1949ء جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بی اے میں داخلہ لیا اور یہاں سے بی، اے، فائنل کی ڈگری حاصل کی۔

درس و تدریس:

مندرجہ ذیل اداروں میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے درس و اصلاح کا فریضہ انجام دیا؛

{۱} تقریباً ۲۲ سال تک مدرسہ لطیفی رحمٰن پور، اس زمانے میں حضرتؒ خانقاہ لطیفی رحمٰن پور کے سجادہ نشیں اور مدرسہ لطیفی کے ناظم تھے۔

{۲} 7/ سال تک حضرت مولانا سہول صاحب بھاگلپوری، سابق استاذ دارالعلوم دیوبند، کے مدرسہ پورینی بھاگلپور میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔

{۳} 1981ء سے 1990ء تک مدرسہ تنظیمیہ باراعید گاہ، پورنیہ میں پرنسپل رہے۔

{۴} اکتوبر 1990ء میں انسان اسکول / کالج کشن گنج میں بطور لکچرار رہے۔

حضرت ایک کامیاب مدرس، بلند پایہ محقق، مفکر، مصلح، شاعر اور ادیب بھی تھے۔ اپنے تخیلات کو جس طرح چاہتے تھے سپرد قلم کرتے تھے، ہر صنف سخن میں آپ نے طبع آزمائی کی ہے، چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے غزلیں، نظمیں، ڈرامانگاری، افسانہ نگاری اور شکاریات پر بھی مضامین لکھے ہیں، "دیوان غالب" ان کا مشہور ڈراما ہے۔ حضرت مترجم اور مقالہ نگار بھی تھے، انہوں نے بہت سے مقالے لکھے جیسے کہ "اقبال کا فلسفہ حیات"، "اعجاز قرآن"، "امانہ"، "بنی عباس

نے بنی امیہ سے حکومت کیسے حاصل کی"، "بچہ کی پیدائش اور پرورش میں ماں کا کردار"، "رویت ہلال" اور {ریڈیو} وغیرہ۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نہایت خاموشی کے ساتھ گمنامی کی حالت میں علم وفن کے ہر میدان میں عظیم خدمات انجام دیتے جن کی وجہ سے ہم سبھوں کے درمیان ان کا نام ہمیشہ روشن رہے گا۔ دوران علالت حضرت کے تمام صاحبزادے خاص طور پر سید ریاض عالم اوران کی اہلیہ محترمہ سیدہ عشرت بانو نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہر طرح کی خدمت عبادت سمجھ کر کی۔

انتقال پر ملال: ۲۳ / ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۰ / نومبر ۲۰۲۰ء، دن منگل، ۳/ بجکر ۴۰ منٹ، ہم سبھوں کے لئے غمناک ثابت ہوا کہ علم وعمل، فکر وفن، تحقیق وتدقیق، شعر وادب، غزل ونظم، افسانہ وڈراما، حکمت وفلسفہ کے یہ بحر ذخار داغ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے، حضرت کے جملہ اہل خانہ، اقرباء واعزا، محبین، متوسلین اور منتسبین کو صبر جمیل کی توفیق دے، اور ملت اسلامیہ کو حضرت کا نعم البدل عطاء کرے۔ آمین۔